ڈرپ آبپاشی

میجر ظفر اللہ، بہادر گڑھ۔ ڈیرہ غازی خان

میجر ظفر اللہ کا شمار اُن زمینداروں میں ہوتا ہے جنہوں نے شروع میں ہی پانی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ڈرپ آبپاشی نظام اپنایا اور کامیاب کاشتکاری کی۔ ڈی جی سیمنٹ فیکٹری سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع اِن کا ڈرپ آبپاشی سے چلنے والا سٹرس فارم تین سال کی عمر پر پھل دینے کو تیار ہے۔ 148 ایکڑ پر واقع یہ باغ ڈرپ آبپاشی کے ثمرات کی ایک زندہ مثال ہے۔ اس باغ کے خوبصورت پھلوں سے لدے ہوئے پودے ہر دیکھنے والے کو اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں۔ ان پودوں کی دیکھ بھال کرنے والا زمیندار بھی بہت خوش ہے۔

"ڈرپ آبپاشی میں فائدہ ہی فائدہ ہے نقصان کوئی نہیں ہے۔ پانی، کھاد اور مزدوری کی بچت ہے۔ روایتی طریقے سے پانی دیں تو شروع والے پودوں کو زیادہ پانی ملتا ہے اور آخری پودوں کو کم پانی ملتا ہے۔ اسی لئے شروع والے پودوں کی نشونما دور والے پودوں سے بہتر ہوتی ہے۔ روایتی طریقے سے پانی جہاں کھڑا ہو جائے وہاں کے پودے مر جاتے ہیں مگر ڈرپ میں ایسا عذاب نہیں ہے۔ سب پودوں کو ایک ہی وقت میں برابر پانی ملتا ہے اور پانی کم یا زیادہ ملنے کی وجہ سے پودے نہیں مرتے"

ڈرپ آبپاشی کے فوائد

- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراھمی
- پیداوار اور معیار میں بھتری
- پانی کی بچت
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بھتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ھموار زمینوں کے لئے موزونیت
- پیداواری اخراجات میں کمی

بہادر گڑھ گاؤں کی زمین سخت بافت کی ہے جہاں روایتی طریقہ آبپاشی سے فی ایکڑ سیراب کرنے کا وقت ریتلی یا نرم زمین سے قدرے کم ہے۔اس کے باوجود یہاں وقت میں اتنی بچت نہیں ہوتی جتنی ڈرپ آبپاشی میں ہوتی ہے۔باغ کی دیکھ بھال کرنے والے کاشتکار رب نواز نے بتایا کہ یہ باغ 12 ایکڑ کے چار حصوں پر مشتمل ہے اور روایتی طریقے سے ایک حصے کو سیراب کرنے میں 10 پہر لگتے ہیں،

"پہلے سال ہم نے صرف 2 بوری 12 ایکڑ کے ہر زون کے لئے کھاد استعمال کی تھی،ٹوٹل 8 بوریاں لگیں۔ اگلے سال ٹوٹل 13 بوریاں لگیں،اب تقریباً 16 بوریاں کھاد استعمال ہوگی۔تین سالوں میں 40 بوریاں بھی استعمال نہیں ہوئیں اگر روایتی طریقہ آبپاشی ہوتا تو،اگر سال میں صرف ایک دفعہ بھی کھاد ڈالیں تو فی ایکڑ ایک بوری کے حساب سے 48 بوری کھاد استعمال ہوگی"۔

تاہم اس استفسار پر کہ 12 ایکڑ کے لئے صرف 10 گھنٹے! تو اس نے کچھ اس طرح وضاحت کی......

بھئی 10 پہر لگتے ہیں ایک پہر میں تین گھنٹے ہوتے ہیں۔12 ایکڑ کے لئے 30 گھنٹے اور 48 ایکڑ کے لئے 120 گھنٹے لگیں گے۔تاہم ڈرپ پر روزانہ دس گھنٹے سسٹم چلتا ہے اور سارے باغ کو پانی مل جاتا ہے"۔

ڈرپ آبپاشی کا نظام بہت سوچ و چار اور سائنسی بنیادوں پر کامیاب تحقیق کے بعد تشکیل دیا گیا ہے۔اس میں پانی اور کھاد کی کم مقدار استعمال کرکے زیادہ اچھی فصل حاصل کی جاسکتی ہے،کیونکہ اس میں کھاد کا ایک دانہ اور پانی کا ایک قطرہ بھی ضائع ہوئے بغیر سیدھا پودوں کی جڑوں میں جاتا ہے۔

ڈرپ آبپاشی پر کاشتکاری کرنا مشکل ہرگز نہیں ،تاہم توجہ طلب ضرور ہے۔روایتی طریقہ آبپاشی میں ہر ہفتے پانی لگانے کے لئے اکٹھے 120 گھنٹے درکار ہوتے ہیں جبکہ ڈرپ آبپاشی میں روزانہ کی بنیادوں پر چند گھنٹے پانی لگانے کے لئے درکار ہوتے ہیں۔اگر ہفتے یا مہینے کا حساب لگایا جائے تو ڈرپ آبپاشی پر خرچ ہونے والا مجموعی وقت روایتی طریقہ آبپاشی کے مشقت طلب وقت سے پھر بھی کم ہوتا ہے۔

ڈرپ آبپاشی میں پانی سیدھا پودوں کی جڑوں میں جاتا ہے جس سے پودوں کے درمیان خالی جگہ پر غیر ضروری جڑی بوٹیوں کی پیدائش کم ہوتی ہے،اس لئے کسان گوڈی کرنے اور غیر ضروری جھاڑیوں کی صفائی کرنے کی محنت اور وقت سے بچ جاتا ہے۔

"اس کے درمیان میں جنگلی گھاس بہت کم ہوتا ہے، جو ہوتا ہے وہ بارش کی وجہ سے ہوتا ہے۔زیادہ سے زیادہ محنت یہ ہوتی ہے کہ سال میں ایک یا دو مرتبہ لیٹرل لپیٹ کر ایک طرف کر دیا جائے اور درمیان والی خالی جگہ پر ہل چلا دیا جائے"۔

میجر ظفر اللہ کی طرح باقی کسان بھی ڈرپ آبپاشی کا طریقہ استعمال کر کے اچھی اور بہتر فصل حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی آمدن بڑھانے کے ساتھ ملکی معیشت بھی مضبوط کر سکتے ہیں۔